بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسائلِ قربانی

* پیشکش: جامع مسجد محمود جامعہ رہبر اسلام
پتہ: نزد کاہنہ تھیں قبرستان، ڈاکخانہ خاص ہلو کی، ہلو کی روڈ لاہور

Website:www.rahbereislam.com
Email:rahbereislam@gmail.com
Contact#03314401692

قربانی ایک عظیم عبادت ہے جو ہر آزاد، عاقل، بالغ، مقیم (یعنی مسافر نہ ہو) اور مالدار صاحبِ نصاب مسلمان پر واجب ہے۔ گنجائش کے باوجود قربانی نہ کرنا سخت گناہ ہے۔

مسافر پر قربانی لازم نہیں ہے۔ البتہ اگر قربانی کے دنوں میں مسافر اپنے گھر واپس آگیا اس پر قربانی واجب ہو جائے گی، یا کسی جگہ پندرہ دِن ٹھہرنے کی نیت کرلی، تو اب اگر وہ صاحبِ نصاب ہے تو اس پر قربانی کرنا لازم ہے۔

نوٹ: جِس پر قربانی واجب نہ ہو وہ بھی اگر قربانی کرلے تو یہ بہت ثواب والا عمل ہے۔

*قربانی کے وجوب کا نصاب

*ہر وہ شخص جو نصاب کا مالک ہو اس پر قربانی واجب ہو جاتی ہے قربانی کا نصاب مندرجہ ذیل اشیاء ہیں:

*ساڑھے سات تولہ سونا(87ء479 گرام)

*ساڑھے باون تولہ چاندی(35ء612 گرام)

*کچھ سونا ہو، کچھ چاندی ہو، کچھ نقد رقم، مالِ تجارت جو مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی رقم کے برابر پہنچتے ہوں۔

*نقد رقم، مالِ تجارت اور ضرورت سے زائد سامان۔

قربانی کے وجوب کا نصاب*

نوٹ: حاجت وضرورت میں وہ تمام چیزیں شامل ہیں جو انسان کے استعمال میں ہوں، ان کی ضرورت پڑتی رہتی ہو، ان کے بغیر مشقت ہوتی ہو، اس میں کپڑے، مکان، سواری وغیرہ سر فہرست ہیں۔

(مزید تفصیل کے لئے مفتیانِ کرام سے رجوع کریں)

*قربانی کے وجوب کا نصاب

*اگر ان سب کی قیمت ملا کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پہنچ جائے تو ایسے شخص پر تین حکم لگیں گے:

*1۔ صدقۃ الفطر کا وجوب

*2۔ قربانی کا وجوب

*3۔ زکوٰۃ نہیں لے سکتا

*نوٹ: جس پر قربانی واجب نہ ہو وہ بھی اگر قربانی کر لے تو یہ بہت ثواب والا عمل ہے۔

قربانی کرنے والے کا بال اور ناخن نہ کاٹنا*

* جس شخص پر قربانی لازم ہو اس کے لئے مستحب ہے کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد قربانی کرنے تک وہ اپنے بال و ناخن وغیرہ نہ کاٹے۔

*مسافر کی قربانی

*مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے۔ البتہ اگر قربانی کے ایام میں مسافر اپنے گھر واپس آگیا اس پر قربانی واجب ہو جائے گی، یا کسی جگی پندرہ دِن ٹھہرنے کی نیت کرلی، تو اس پر قربانی کرنا واجب ہے۔

*قربانی کے ایام

*قربانی کے ایام دس ذوالحجۃ کو عید کی نماز کے بعد سے لے کر 12 ذوالحجۃ کے دن سورج غروب ہونے تک ہیں۔ ان ایام میں کسی بھی وقت قربانی کی جاسکتی ہے ان کو ایامِ نحر کہا جاتا ہے

*کن جانوروں کی قربانی کی جائے

* تین قسم کے جانوروں کی قربانی جائز ہے۔
* پہلی قسم: اونٹ (نر و مادہ)
* دوسری قسم: بکرا، بکری، دنبہ، بھیڑ (نر و مادہ)
* تیسری قسم: گائے، بھینس (نر و مادہ)۔

* قربانی کے جانور اور ان کی عمریں

* تین قسم کے جانور ہیں
* پہلی قسم: اونٹ، اونٹنی (پانچ سال یا اس سے زائد عمر ہو)
* دوسری قسم: گائے، بیل، بھینس (دو سال یا اس سے زائد عمر ہو)۔
* تیسری قسم: بکرا، بکری، (کم از کم ایک سال یا اس سے زائد عمر ہو۔)
* البتہ دنبہ و بھیڑ اگر اتنے موٹے ہوں کہ انہیں ایک سال کے دنبہ و بھیڑ کے ساتھ چھوڑا جائے تو کوئی فرق نہ لگے تو ایسی صورت میں اگر یہ ایک سال سے کم بھی ہوں ان کی قربانی درست ہے، او اگر ایسا نہ ہو تو ایک سال کا پورا ہونا ضروری ہے۔

* حلال جانور کے ممنوع اجزاء

حلال جانور میں درج ذیل اجزاء ممنوع ہیں جن کا کھانا اور کھلانا حرام ہے۔

1۔ بہتا خون
2۔ نر اور مادہ کی پیشاب کی جگہ
3۔ خصیتین (کپورے)
4۔ پاخانہ کی جگہ
5۔ غدود (خون جم کر گٹھلی کی شکل میں ہو جانا)
6۔ مثانہ (پیشاب کی تھیلی)
7۔ پتہ
8۔ حرام مغز

* مشترک / اجتماعی قربانی

بکری بکرا، دنبہ و بھیڑ کی قربانی صرف ایک شخص کی طرف سے ادا ہو گی۔

البتہ اونٹ اور گائے کی قربانی میں حصہ دار ایک ہی شخص بھی ہو سکتا ہے، اور کچھ لوگ مِل کر بھی حصہ دار ہو سکتے ہیں، جیسا کہ آج کل اجتماعی قربانی میں ہوتا ہے، لیکن ان شرکاء کی تعداد سات سے زائد نہ ہو، کیونکہ اونٹ اور گائے میں سات سے زیادہ شریک نہیں ہو سکتے۔

اگر ایک جانور میں کئی لوگ مشترک ہوں تو اس کے درست ہونے کی شرائط یہ ہیں،

سب مسلمان ہوں۔

سب کی نیت قربانی کرنے کی یا عقیقہ کرنے کی ہو صرف گوشت کھانے کی نیت نہ ہو۔

کسی شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوا تو کسی کی بھی قربانی درست نہ ہو گی۔

شرکاء میں سے کسی کا ذریعہ آمدن حرام نہ ہو۔

* مشترک / اجتماعی قربانی میں گوشت کی تقسیم

اجتماعی قربانی جس میں ایک بڑے جانور میں چند لوگ شریک ہوں اس میں اندازہ سے گوشت کی تقسیم کرنا درست نہیں ہے، وزن کرکے برابر تقسیم کرنا ضروری ہے کسی ایک حصہ میں بھی کمی بیشی سود بن جاتی ہے۔ البتہ اگر کسی شریک نے اپنے حصے میں سر اور پائے لے لئے تو اس کے حصے میں سے اتنی مقدار گوشت کم ہو جائے گا۔

قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے۔

جانور کو بائیں پہلو پر لٹا کر اسے قبلہ رخ کر لیا جائے، اپنا دایاں پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر تیز چھری سے ذبح کر دیا جائے۔

جانور کے گلے میں چار رگیں ہوتی ہیں: حلقوم (سانس کی رگ)، مرئی (جس سے کھاتا ہے)، خون کی دو رگیں

اِن چار میں سے اگر تین رگیں کٹ جائیں تو شرعی طور پر ذبح ہو جاتا ہے اور جانور حلال ہو جاتا ہے۔

*ذبح سے پہلے یہ دعاء پڑھیں

اگر یاد ہو تو یہ دعاء پڑھیں:

* إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ ، بِاسْمِ اللَّهِ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ

* مفہوم: "میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا، اور میں ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر ہوں جو کہ شرک سے بیزار تھے، میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز، میری قربانی، اور میرا جینا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو جہانوں کا پروردگار ہے، اس کو کوئی شریک نہیں، اور اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں، اے اللہ! یہ جانور آپ کی طرف سے ہی ملا ہے، اور آپ ہی کے لئے قربان کیا جارہا ہے، اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑے ہیں"

* ذبح کے بعد یہ دعاء پڑھیں

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّد وَخَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ

مفہوم:"اے اللہ !اس قربانی کو مجھ سے قبول فرما، جیسے کہ آپ نے قبول کیا اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ سے اور اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام سے"

نوٹ: اگر کسی دوسرے کی طرف سے قربانی کر رہا ہو تو لفظ "تقبل منی" کی جگہ "تقبل من" کے بعد اس شخص کا نام لے۔

قربانی سے پہلے نہ کھانا:

جس شخص پر قربانی فرض ہو اس کے لئے مستحب ہے کہ اس دِن اس کا پہلا کھانا قربانی کا گوشت ہو۔

میت کی طرف سے قربانی:

میت کی طرف سے بھی قربانی کی جا سکتی ہے اس کا ثواب میت کو ملے گا، اور قربانی کرنے والا گوشت بھی کھا سکتا ہے۔

قربانی کی وصیت / نذر:

اگر کسی شخص نے مرتے وقت وصیت کی کہ اس کے مال سے قربانی کی جائے یا اسی طرح اگر کسی نے قربانی کی نذر مان لی تو قربانی کرنا واجب ہے، اور اس کا سارا گوشت خیرات کرنا ضروری ہے، خود نہیں کھا سکتا۔

قربانی کے گوشت کی تقسیم:

قربانی کا سارا گوشت اگر اپنے لئے رکھے یہ بھی درست ہے، البتہ مستحب یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کر لئے جائیں، ایک حصہ اپنے لئے، ایک حصہ رشتہ داروں کے لئے، ایک حصہ فقراء و مساکین کے لئے۔

قربانی کا گوشت تین دِن سے زیادہ رکھنا:

قربانی کا گوشت تین دِن سے زیادہ رکھنا، کھانا جائز ہے۔

قربانی کا گوشت یا کھال اجرت میں دینا:

قربانی کا گوشت یا کھال قصاب کو اجرت میں دینا جائز نہیں ہے۔

قربانی کی کھال خود استعمال کرنا:

قربانی کی کھال کو اپنے استعمال میں لانا جائز ہے مثلاً اس کا مشکیزہ یا جائے نماز وغیرہ بنالیا جائے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ

مفہوم: " تو ان میں سے کھاؤ اور جو صبر کیے ہوئے ہو سوال نہ کرے اور جو سوالی بن کر آجائے کو کھلاؤ"

آیت سے استدلال اس طرح ہے کہ جیسے گوشت کھانا جائز ہے تو بغیر فروخت کئے اس کی کھال سے نفع اٹھانا بھی جائز ہے

* عیب زدہ جانوروں کی قربانی کا حکم

آنکھ:

1۔ جس جانور کی بینائی کمزور ہو، یا آنکھ ٹیڑھی ہو، مگر دیکھ سکتا ہو اس کی قربانی جائز و درست ہے۔

2۔ اگر کوئی جانور پوری طرح نابینا ہے، یا ایک آنکھ کی نصف یا اس سے زیادہ بینائی چلی گئی تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔

بینائی معلوم کرنے کا طریقہ: یہ ہے کہ جانور کو دو تین دن بھوکا رکھ کر پھر عیب دار آنکھ کو باندھ کر دور سے چارہ دکھاتے ہوئے قریب لائیں، جہاں سے جانور کو نظر آئے وہاں نشان لگا دیں، پھر یہی عمل صحیح آنکھ کو باندھ کر کریں، دونوں مسافتوں کی نسبتیں معلوم کر لیں، اگر فرق نصف یا اس سے زائد ہے تو قربانی جائز نہیں ورنہ جائز ہے۔

* عیب زدہ جانوروں کی قربانی کا حکم

ٹانگ:

1۔ جس ٹانگ میں عیب ہے اگر وہ زمین پر لگا کر چل سکتا ہے تو ایسے جانور کی قربانی جائز و درست ہے۔

2۔ عیب زدہ ٹانگ زمین پر لگا کر بالکل بھی نہیں چل سکتا تو ایسے جانور کی قربانی ناجائز ہے۔

نوٹ: جو شخص بقدر نصاب کا مالک نہ ہو اس کے لئے بہر حال اس کی قربانی جائز ہے۔

دانت:

1۔ دانت اگر گر گئے یا اس قدر گھس گئے کہ وہ جانور چارہ نہ کھا سکے تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں ہے۔

2۔ اگر چارہ کھانے پر قادر ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔

* عیب زدہ جانوروں کی قربانی کا حکم

خارش:

1۔ جِس جانور کو خارش لگی ہو اگر وہ موٹا ہو تو قربانی جائز ہے، اگر کمزور ہو تو قربانی جائز نہیں ہے۔

دم:

1۔ جِس جانور کی دم پیدائشی طور پر ہی نہ ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں ہے۔

2۔ اگر دُم کا ایک تہائی سے زیادہ حصہ کٹا ہوا تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔

سینگ:

1۔ جس جانور کے پیدائشی طور پر ہی سینگ نہ ہوں اس کی قربانی جائز ہے۔

2۔ پیدائش کے وقت سینگ تھے بعد میں سینگ کا کچھ حصہ ٹوٹ گیا۔ لیکن دماغ متاثر نہیں ہوا، قربانی جائز ہے۔

3۔ جِس جانور کا ایک یا دونوں سینگ جڑ سے کٹ گئے اور اس کا اثر دماغ تک پہنچ جائے تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔

* عیب زدہ جانوروں کی قربانی کا حکم

کان:

1۔ اگر کسی جانور کے کان پیدائش سے ہی نہ ہوں تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔

2۔ اگر ایک تہائی سے زیادہ کان کٹ گیا تو اس کی قربانی بھی درست نہیں ہے۔

3۔ اگر کان چھوٹے ہوں، یا چیر کر دو حصے کئے ہوں یا ایک تہائی سے کم حصہ کٹا ہوا ہو تو قربانی درست ہے۔

خریدنے کے بعد کوئی عیب نکل آئے تو:

قربانی کے لئے صحیح جانور خریدا لیکن بعد میں اس میں کوئی عیب نکل آیا تو مالدار شخص پر اس کی جگہ سالم جانور کی قربانی کرنا لازم ہے، اگر فقیر ہے تو اسی عیب دار جانور کی قربانی کر سکتا ہے، دوسرے جانور کی قربانی اس پر لازم نہیں ہے۔

* قربانی اور صفائی

ایامِ نحر میں قربانی کرنا بلاشبہ ایک عظیم فریضہ و فضیلت ہے، اس عظیم فریضہ کی ادائیگی میں دیگر اسلامی تعلیمات کا خیال رکھنا بھی انتہائی ضروری ہے، جن کی بہت زیادہ تاکید ہے کہ صفائی کا خیال رکھا جائے جو نصف ایمان ہے، دوسروں کو اذیت نہ پہنچائی جائے۔

راستوں گزرگاہوں کو بند نہ کیا جائے، بلکہ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا بڑی نیکی ہے۔

اِس لئے ضروری ہے کہ قربانی ایسی جگہ کرے جو گزرگاہ نہ ہو، پھر قربانی کے بعد اس کی آلائشوں کو راستے یا سڑک پر نہ چھوڑدے، جس سے دوسروں کو تکلیف اور تعفن سے بیماریاں پیدا ہوں بلکہ ان کو اٹھوانے کا مناسب بندوبست کرے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دینی مسائل کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

اپنی دعاؤں میں ادارہ اور اس سے منسلک افراد کو یاد رکھیں۔

مزید دینی مسائل کی رہنمائی کے لئے ادارہ کی ویب سائیٹ سے رجوع کریں۔

جزاکم اللہ